رسالۂ تحفۃ الاعم

بارشادِ فیض بنیاد جناب لو صاحب بہادر سکرتر صدر بورڈ

در اثبات اشتراک صاحب لولاک بدلائل آیات قرآنیہ و احادیث معتبرہ محمدیہ

مؤلفہ

محبوب مسیح صاحب مدرس اول حصہ فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ

معرفت منشی خادم علی صاحب مہتمم مطبع اکبری

مطبع ایجاد کشن آگرہ میں اہتمام سے منشی کشن لال کے چھپا ۱۸۵۹ء

رسالۂ تحفۃ الاعم للاحباب العرب و العجم

بسم الاب و الابن و الروح القدس

لاکھہ لاکھہ شکر اور احسان اوس ذاتِ واحد و لاشریک اور خالقِ کل مخلوقات کا کہ اوسنے ہم گم گشتگان وادیِ ضلالت اور تیرہ درونان کے لئے آفتاب عالمتاب یعنی انجیلِ جلیل کو اپنے مشرقِ ہدایت و عنایت سے روشن فرمایا اور مستحقان ہلاکتِ ابدی کی رہائی ابدی کے لیے منجی کامل یعنی جناب ہدایت مآب خداوند مسیح کو ہادی اور شافع الامم فرمایا جیسا کہ انجیل متی کے پہلے باب مین خداوند تعالی کا فرشتہ آنحضرت کی بشارت مین یون کہتا ہے کہ وہ یعنی مسیح اپنے لوگون کو اون کے گناہون سے بچاوے گا

اب بعد اسکے سب مطالعین اور سامعین ان اوراق پر مخفی نرہے کہ مین بندہ عاصی پر معاصی اس سے پہلے ربقہ عقاید مذہب آبائی و اجدادی کا بسبب اونکی تقلید کے ایسا مقید تہا کہ غیر مذہب کیطرف باوجودیکہ اوس مذہب کی تصدیق کا صریح حکم اپنی پہلی مذہبی کتاب مین پایا تھا تاہم اوس طرف سے ہرگز پہیر نہ سکتا تہا اور بسبب کثرت کاموں مین

تعصب مذہبی کے کوئی بات اوس مذہب حق کی میرے صفحۂ دل مین نشو ونما
ہونے پاتی بلکہ دب جاتی تھی مگر عرصہ چند سال سے باغبان حقیقی نے اپنی رحمت
ابدی سے میری کیاری دل سے کانٹے تعصب مذہبی کے بالکل اوکھاڑ کر بجائے اونکے پودہ
شوق تحقیق مذہب کا جمایا کہ جس سے مجھے آب باری تفہیم اور مددگاری تعلیم جناب ہدایت مآب پادری
فرنچ صاحب پرنسپل سینٹ جان کالج آگرہ کے ثمرہ ہدایت براہِ حق یعنی مشرف ہونے باقرار و اقبال
تصدیق دین عیسوی کا سنہ ۱۸۵۸ع ۲۳ ماہ مئی کو حاصل ہوا

اور چونکہ انجیل مقدس مین بخط پاول بافسیان باب ۴ آیت ۲۵ لکھا ہے کہ ہم تو سب باہم
ایک دوسرے کے عضو ہین اور اوسیکے موافق سعدی شیرازی نے بھی کہا ہے ع بنی آدم اعضاے
یکدیگر اند * کہ در آفرینش ز یک جوہر اند * لہذا مین بمقتضاے بنی نوع ہونیکے ثمرات محصلہ شجر
تحقیق کا مزہ اخوان بنی نوع کو چکھاتا ہون اگرچہ بظاہر بموجب قول الحق مرٌ کے بعض کو تلخ
معلوم ہوگا مگر دراصل اگر بذائقہ انصاف چکھین گے تو شیرین ہوگا

پس شجر اس تحفہ کا متضمن ہے معنی لغوی و اصطلاحی شرک اور معاد مشرک کو

۱ اور ثمرہ اول اوسکا مشتمل ہے اوپر مشرک ہونے محمد اور محمدیونکے ....

۲ ثمرہ دوم اوسکا مشعر ہے اوپر غیر نبی اللہ ہونے محمد کے ....

۳ ثمرہ سوم اوسکا شامل ہے اوپر غیر شافع ہونے محمد کے قیامت کے روز ....

شجرہ متضمن ہے معنی اشراک و معاد شرک کو

پوشیدہ نرہے کہ اشراک کے لغوی معنی ساجھی کرنا دوسرے کو کسی کام مین اور اہل شرع کی اصطلاح مین اشراک معنی ساجھی کرنا کسی مخلوق کو صفات مخصوصہ الٰہی مین ✤ جیسا کہ ہر ظاہر کو بار نا جلانا اور حاجت روائی کرنی کل مخلوقات کی باختیار ذات الٰہی ہے نہ باختیار غیر لیس ایسے امور کی درخواست غیر ذات الٰہی جل شانہ کے کسی مخلوق سے کرنی یہی اشراک ہے اور فاعل اس فعل کو شرک کہتے ہین اور شرک کی معافی ہرگز نہین ہے خواہ وہ محمدی ہو خواہ عیسائی اور کیسا ہی بڑا عقیدہ رکھتا ہو چنانچہ محمد صاحب کے حق مین قرآن کہتا ہی سورہ یونس رکوع دہم وَلَاتَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَنْفَعُكَ وَلَا یَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنی اور مت پکار اللہ کے سوا کسی ایسے کو کہ نہ بھلا کرے تیرا نہ برا پھر اگر تو نے یہہ کیا تو تو اوسوقت ہی گنہگار دیکھو باوجودیکہ محمد صاحب اوپر اس عقیدہ ایمانیہ مفصلہ آمنت باللّٰہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللّٰہ تعالیٰ والبعث بعد الموت یعنی ایمان لایا مین خدا پر اور اوسکے فرشتونپر اور اوسکی کتابون اور اوسکے پیغمبرون اور پچھلے دن پر اور اسپر کہ اندازہ نیکی اور برائی آدمی کا اللہ ہی سے ہے اور جی اوٹھنے پر بعد موت کے ✤ اپنا پورا عقیدہ رکھتے تھے تو بھی اونہین کہا گیا کہ اگر تم بھی شرک کروگے تو گناہگار ہوگے اور اونکا وہ عقیدہ ایمانیہ مفصلہ مذکورہ شرک کے

روبرو بالکل کان لم یکن گنا گیا یعنی گویا کہ دراصل وہ عقیدہ اوسکو تہا ہی نہین اور جو
شخص کہ منکر ذات الٰہی کا ہو اوسکو ہرگز مشرک نہین کہتے بلکہ مشرک فقط وہی شخص ہے کہ جسکی
تعریف اوپر مذکور ہوئی ✣ حتی کہ مشرکین عرب بھی بزمانہ محمد صاحب منکر الوہیت ذات الٰہی کے نہ
تہے جیسا کہ قرآن مین سورہ یونس کوع دوم الکتاب وَیَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰہِ مَا لَا یَضُرُّہُمْ
وَلَا یَنْفَعُہُمْ وَیَقُولُونَ ہٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُنَا عِنْدَ اللّٰہِ قُلْ اَتُنَبِّئُونَ اللّٰہَ بِمَا لَا یَعْلَمُ
فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَمَّا یُشْرِکُونَ

یعنی اور پوجتے ہین اللہ کے سوا جو چیز نہ برا کرے اونکا نہ بہلا اور کہتے ہین یہہ ہمارے
سفارشی ہین اللہ کے پاس تو کہہ (اے محمدؐ) تم اللہ کو بتلاتے ہو جو اوسکو معلوم نہین کہین
آسمانون مین اور زمین مین وہ پاک ہے اور بہت دور ہے اونسے جو شرک کرتے ہین ✣ دیکہو اس
آیت مذکورہ قرآنی سے چار باتین صاف ثابت ہوتی ہین ✣

۱ ایک یہہ کہ مشرکین عرب اپنے اصنام کو نہ اپنا اور نہ غیر کا خالق و رزاق و مالک بناتے تہے ✣
۲ دوسرے یہہ کہ نہ وے لوگ اونکو ذات الٰہی کے برابر جانتے اور مانتے تہے ✣
۳ تیسرے یہہ کہ وے ذات الٰہی کی الوہیت کے منکر تہے ✣
۴ چوتہے یہہ کہ وے لوگ صرف اون اصنام معتقدہ اپنے کو اپنا شافع عند اللہ
بنانیکے باعث سے مشرکین کہلاتے ہے اور مولوی اسمعیل صاحب دہلوی متوفی اپنی کتاب

نے مقدمہ مسمیٰ تقویۃ الایمان کی صفحہ ۴۴ مین بذیل آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی تحقیق کہ خدا نہین بخشتا یہہ
کہ کوئی شرک کرے اوسکو اور بخشتا ہے اوسکے سوا جسکو چاہتا ہے کہ لکھتے ہین قولہ اس
آیت سے معلوم ہوا کہ شرک بخشا نجاویگا جو اوسکی سزا مقرر ہے ضرور ملے گی پہر اگر بڑے
درجے کا شرک ہے کہ جس سے آدمی کافر ہوجاتا ہے اوسکی سزا یہی ہے کہ وہ ہمیشہ
دوزخ مین رہے گا اور نیچے درجہ کی شرک کی تفصیل کچہہ اسی کتاب تقویۃ الایمان کے
صفحہ ۱۵ کے حاشیہ پر یون لکہی ہے قولہ جیسا کسیکو خدا کہنا یا اوسکی صفت کسی مین
ٹہرانی جیسے علم غیب اور مارنا جلانا اور سوا اسکے ثابت کرنا جیسے ہندو اور پیرپرست
کرتے ہین کہ اب اس سے ثابت ہوا کہ یہ امور مذکورہ جو مولویصاحب ممدوح نے
ذکر کئے موجب کفر کے ہین ؛

اب بعد تسوید اس تمہید کے کہ بمنزلہ تشجر کے ہے مین کہتا ہون کہ

ثمرہ اول اوسکا کہ مشتمل ہے اوپر مشرک ہونے محمدؐ اور اونکے تابعین کے وہ یہہ ہے
کہ وجہہ مشرک ہونے محمدؐ اور اونکے کل تابعین کی یہہ ہے کہ وہ لوگ یعنی خود محمد صاحب
حجر اسود کی بہی وہ صفت ثابت کرتے ہین جو مخصوص بذات الٰہی ہے یعنی علم غیب
چنانچہ اب مین اس امر کو انشاء اللہ تعالیٰ بدلیل احادیث معتبرہ او معتقدہ تمہاری

کی ثابت کرتا ہوں لھذا اِن اوراق کے مطالعین اور سامعین با انصاف کی خدمتمین میری عرض یہہ ہے کہ ذرا تقریباً اس تحریر کو بگوش ہوش سُنین اور سمجھین بعد اوسکے امرِ حق کا اقبال اور اگر ابطال اسکا منظور ہو تو بدلائل حقّہ کرین ؛

پس مخفی نرہے کہ کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب دخول مکہ و طواف صفحہ ۲۲۰ مین وارد ہے

قَالَ رَأَیْتُ عُمَرَ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّکَ حَجَرٌ لَا تَنْفَعُ وَلَا تَضُرُّ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُ مَا قَبَّلْتُکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

یعنی عابس بن ربیعہ سے روایت ہے کہا اوسنے کہ دیکھا مین نے عمر کو حجر اسود چومتے ہوئے اور کہتا تھا کہ مین خوب جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ تو نفع پہونچاتا ہے اور نہ نقصان اور اگر دیکھتا مین رسول اللہ کو چومتے ہوئے تو نہ چومتا مین تجھے اس حدیث پر سبکا اتفاق ہے ؛ اب اس حدیث سے چار باتین ثابت ہوتی ہین ؛

۱

اول بات یہہ ہے کہ وہ کالا پتھر مکہ کا مانند لنگ مہادیو وغیرہ صور مصنوعہ معتقدہ قوم ہنود اور دوسرے مشرکین عرب و عجم کے اپنے چومنے والونکو کچھ نفع اور نقصان ہرگز نہین پہنچا سکتا پس جبکہ عمر نے باوجود جاننے اس بات کے پھر بھی حجر اسود کو چوما تو بموجب آیت مذکورہ سورہ یونس رکوع دہم کے بلا شک گنہگار ہوئے ؛

۲

دوم یہہ ہے کہ اوس پتھر کا چومنا خود محمد صاحب نے اپنی ہی راے اور تجویز سے مقرر کیا ہے

قرآن مین اوسکا ذکر ہرگز کہین نہین ورنہ عمر اوسکی چومتے وقت یہہ بات ہرگز نہ کہتے کہ اگر
دیکہا مین رسول اللہ کو چومتے ہوئے الخ بلکہ یون کہتے کہ مین تجہے قرآن کے فلانے
قول کے بموجب چومتا ہون ؛

سوم یہہ کہ اوس پتہر کا چومنا محمدیون کے نزدیک سنت ہے اور سنت سے مراد اونکے نزدیک
وہ فعل ہے کہ جسکو محمد صاحب نے خود کیا ہو یا اوسکے کرنیکا اپنے تابعین کو حکم دیا ہو پس
جبکہ محمد صاحب نے اوس پتہر کو پہلے خود چوما اور پہر اوسکی پیروی کرکے اونکے یارون
یعنی عمر وغیرہ نے اوسکو چوما لہذا اوسوقت سے لیکے ابتک سب محمدی اون سبہونکی اتباع سے
سنت جانکر اوسکو چومتے ہین اور تارک سنت محمدی شریعت کے بموجب گنہگار اور گمراہ
ومنحرف اوسکا فرض ہے چنانچہ انشاء اللہ تعالی تقریر و تحریر آئندہ سے بہستہ اس دعوی کا
ثبوت آپکو بخوبی ہوگا ؛

چہارم یہہ کہ یہہ حدیث یعنی قول مذکور عمر کا سراسر خلاف قول محمد صاحب کے
ہے کہ جو اوسی کتاب مشکوۃ المصابیح کے اوسی باب دخول مکہ و طواف صفحہ ۲۱۹ مین
ابن عباس سے یون منقول ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِی الْحَجَرِ وَاللّٰہِ لَیَبْعَثَنَّہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَہٗ عَیْنَانِ یُبْصِرُ بِہِمَا وَلِسَانٌ
یَنْطِقُ بِہٖ وَیَشْہَدُ عَلٰی مَنِ اسْتَلَمَہٗ بِحَقٍّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

بموجب عقیدہ تمہارے کے قیامت کے روز خداوند تعالےٰ کے حضور بقدرت الٰہی شاہد
حجر اسود بینا ہونا ممکن ہے تو دوسرے مشرکین کے اصنام معتقدوں کے شاہد خیر ہونے کی
عند اللہ اپنے معتقدین کے لئے بروز قیامت بقدرت الٰہی تمہارے پاس کیا دلیل عقلی ہے
اگر تم کہو کہ حجر اسود کا شاہد خیر ہونا اپنے معتقدین کے لئے خداوند کے روبرو قیامت
کے روز محمد صاحب کے قول سے جو ہمارے نزدیک نبی صادق ہے ثابت ہے ✚ تو مین
کہتا ہون کہ جس دلیل تواتر سے تمہارے نزدیک محمد صاحب نبی صادق ٹھہرے ہین
اسی دلیل تواتر سے قوم ہنود اور سوا انکے دوسرے مشرکین عرب و عجم کے مقتدایان معتقدین
کی صداقت بھی ثابت ہے پہر محمد صاحب کے قول کی تکمیل اور اونکے مقتدایان معتقدین
کے قول کی عدم تکمیل کی کیا دلیل ہے بیان کرو ✚ ثانیاً یہہ کہ وہ کالا پتھر جو فی الحال
نہ ظاہراً حواس خمسہ اور نہ باطناً کسی وجہہ کی ایسی سکت رکہتا ہے کہ جسکے باعث سے
اب اور بروز قیامت اُسکو معلوم ہو جاوے کہ مجھے کس مرد و عورت کہان کے متوطن
کسنے کب چوما ہے کس وقت اور کس رنگ و عمر ہین اور کس ارادہ و اعتقاد سے
چوما تھا پہر وہ قیامت کے روز اپنے چومنے والونکی گواہی خیر کے لئے با این ہمہ نشانہا ئے
مذکورہ بالا کیونکر گویا و بینا ہوگا یہہ بات کسی دلیل عقلی سے ہرگز ثابت نہین ہوتی
بجز دو بات کے پہلی بات یہہ ہے کہ شاید تم کہو کہ اگرچہ بہ قدرت الٰہی اُسکے اصنام

معتقدہ بہی خداوند کے روبرو بروز قیامت بولینگے مگر اونکا بولنا اور شاہدی انکی
مشہودین کے لئے مفید بلکہ سراسر مضر ہوگی اسلئے کہ اون اصنام کی تعظیم و تکریم اونکے
مقتدایان کاذب کے قول کے بموجب کیی گئی ہے اقول اسکا جواب وہی جو اہی بیہی
اوس سوال کے ذیل مین مذکور ہوا ہے جسکو مین نے ثانیاً کر کے پوچہا تہا دوسری بات
یہہ کہ اوس حجر اسود کا آن ہمہ نشانہاے مذکورہ بروز قیامت گویا و بینا ہونا ہرگز ثابت
نہین ہوتا بجز اسکے کہ محمد صاحب نے اوس پتہر کو اپنے عندیہ مین عالم الغیب جانا اور مانا بہی
اور درصورت اونکے عالم الغیب جاننے کے اوس حجر کو اونکے لئے دو قباحت لازم
آتی ہین پہلی قباحت یہہ ہے کہ اسی محمد صاحب پر اطلاق شرک کا لازم آتا ہے اسلئے کہ جو
صفت عالم الغیب ہونے کی مخصوص بذات الٰہی ہے وہی صفت محمد صاحب نے اوس حجر کے
لئے بتائی اور یہی دلیل ہے محمد صاحب کے مشرک ہونیکی دوسری قباحت یہہ ہے کہ محمد صاحب
نے کیسی بے انصافی کی کہ حجر اسود کو بلا دلیل عقلی کے عالم الغیب بتایا اور دوسرے مشرکین
کے اصنام کے عالم الغیب ہونے کا انکار کیا اور اگر تم کہو کہ محمد صاحب نے اوس حجر کو عالم الغیب
ہرگز نہین بتایا بلکہ اوسکا قیامت کے روز اپنے معتقدین کے افعال و اعتقادات پر بے
دیدہ و دانستہ گویا و بینا ہونا قدرت الٰہی پر موقوف فرمایا تہا اونکے مشرک ہونیکی کیا وجہہ
اقول بالفرض اگر ایسا ہی ہے تو اوسکا نتیجہ فعل تقبیل حجر اسود اور اعتقاد اوسکی شاہد خیر

ہوے یعنداللہ کا صریح مشابہت رکھتا ہے ساتھہ اوس فعل و اعتقاد دو مشرکین کے
ہوے اپنے اصنام سے کرتے اور رکھتے ہین درصورت اِس تو تشبیہ کے بموجب اِس قول
مشہور صحیح اپنے کے من تشبه بقوم فهو منهم یعنی جس کسی نے کسی قوم کے ساتھہ
تشبیہ پیدا کیا وہ اونہین مین سے ہے تم محمد صاحب بلاشک و شبہہ مشرک ٹھہرے اور جبکہ
خود محمد صاحب مشرک ٹھہرے تو اونکے کل تابعین یعنی تم بطریق اولی مشرک ہوے اور اگر
تم کہو کہ قرآن اور اکثر احادیث سے مذمت و ممانعت شرک کی ثابت ہے پھر الزام
شرک کا محمد صاحب پر لگانا محض از راہ تعصب اور بے انصافی کے ہے مین کہتا ہون
یہہ سب سچ ہے مگر موافق اِس قول مشہور کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ کے محمد صاحب نے
باوجود عبارت قرآنی اور حدیثونکے طرف طریق اصل خود یعنی آبائی و اجدادی کے کہ
شرک تہا رجوع کیا اور پہر اوسی کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب دخول مکہ و طواف صفحہ
۲۱۹ مین ابن عباس سے یون روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ حَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ
خَطَایَا بَنِیْ آدَمَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا الْحَدِیْثُ حَسَنٌ وَ صَحِیْحٌ
یعنی کہا ابن عباس نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُترا حجر اسود بہشت سے
اور وہ دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا پس سیاہ کر دیا اوسکو بنی آدم کے گناہون نے

روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن اور صحیح ہے
اب اس حدیث سے اول یہہ بات غور دیکھنا چاہیے کہ وہ حجر دراصل بقول ظاہر محمد
صاحب کے جیسا کہ اس حدیث مذکورہ حال سے ثابت ہے ہرگز بہشت سے نہیں اترا
چنانچہ اسی حدیث کے حاشیہ سے ثابت ہے کہ یہہ قول محمد صاحب کا بطور قایم مقام
تمثیل کے ہے واسطے مبالغہ تعظیم شان اوسی حجر کے یعنی چونکہ وہ حجر اسود اشرف
مکرم و مبارک ہے اسلیے وہ مشارک اشیاء بہشت کا ہے پس گویا کہ وہ حجر بہشت ہی
اترا ہے پس اب اس حاشیہ مذکورہ کے مضمون سے صاف ثابت ہوا کہ وہ پتھر درحقیقت
بقول ظاہر مذکورہ محمد صاحب کے ہرگز بہشت سے نہیں اترا ۔ اور اس سے درمیان
قول مذکورہ محمد صاحب اور قول مذکورہ حال محشی مذکور کے اختلاف صریح پایا گیا
اور درصورت مختلف اور معارض ہونے دونو قولون کے بالضرور ایک قول کا بطلان
لازم آیا اب تمکو اختیار ہے خواہ محمد صاحب کے قول کو خواہ محشی مذکور کے قول کو باطل
ٹہراو ہمارے نزدیک کسی کے قول کا بطلان ہرگز نہیں ہے ۔ اگر تم محشی مذکور کے
قول کا بطلان قبول کرو تو مین کہتا ہون کہ اولاً اگر کوئی غیر مذہب والا مذہب
کے کسی مسئلہ مختلفہ کا رفع اختلاف اپنے ذمہ سے بطور تمہارے کرے تو آپ اوسکے اس
قسم کے رفع اختلاف کو بطور خود قبول کرینگے یا نہیں بصورت اول فہو مرادنا وبصورت

دوم اسکے نہ قبول کرنیکی کیا وجہ بیان کرو ثانیاً یہہ کہ یہہ کیا ایمان و انصاف کی
بات ہے کہ کسی معترض کا اعتراض اپنے مذہب سے اوٹھانے کے لئے اپنے مذہب کے
شارحین معتقدین متقدمین کی رائے اور تجویز کو غیر مقبول کہنا دوم یہہ اگر ہم یا ہمارے
علماء متقدمین یا غیر ہمارے کسی اور مذہب والے بطور محشی مذکور کے کسی قول اپنے پیشواے
مذہب کی تاویل کرین تو جائز ہوگی یا ممنوع بصورت اول فہو المراد و بصورت دوم اسکی
کیا وجہ کہ اپنے مفید مطلب کے لئے ایک بات کو جائز کہنا اور دوسرونکے لئے غیر جائز کہنا
سوم یہہ کہ دیکھو محمد صاحب آپکے پیشوا و رہنما اور علما متقدمین معتقدین نے واسطے ترویج
و ترغیب تقبیل حجر اسود کے اوسکی تعریف و توصیف مین کتنا بڑا مبالغہ وعدہ وعید مین کیا
اور کہا کہ اول وہ بہشت سے اترا ہے دوم وہ پہلے دودہ سے بہی زیادہ سفید تہا
سوم اوسکو قیامت کے روز دو آنکہین ملینگین کہ جنسے وہ دیکہیگا چہارم اوس روز اوسکو
زبان ملیگی کہ جس سے وہ بولیگا پنجم وہ اوس دن خداوند تعالے کے حضور اپنے چومنیوالونکے
لئے جو مختلف زبانو مین مختلف مکانون سے بمختلفۃ الاسما و اوضاع اوسکے پاس آئے
اور اپنے مختلف ارادون اور اعتقادات سے اوسکو چوما شاہد خیر ہوگا چنانچہ یہ سب باتین
اوپر لکہی ہوئی حدیثون سے ثابت ہین ششم جو اوسکو بصدق ارادہ و اعتقاد سے چومتا ہے
وہی پکا ایماندار ہے ہفتم جو اوسکے چومنے سے متردد رہتا وہ ضعیف الایمان ہشتم جو اوسکے چومنے سے منکر

ہوتا ہے اور کافر جیسا کہ اُسی حدیث مرقومہ بالا کے حاشیہ پر جو ابن عباس سے روایت ہے یون لکہا **قولہ فیشہد**
امتحان الرحلی فان کامل الایمان یقبل ہذا ولا یتردد و
ضعیف الایمان یتردد والکافر ینکر یعنی اوس حجر اسود کے چومنے میں آدمی
کے ایمان کا امتحان ہے پس تحقیق کہ کامل الایمان والا اوسکو چومتا ہے اور متردد
نہین ہوتا اور ضعیف ایمان والا اوسکے چومنے سے متردد ہوتا ہے اور کافر اوس کا
انکار کرتا ہے پس اگر اسیطرح ہندوؤن اور دوسرے مشرکین نے واسطے
تعظیم وتکریم ہر نوع اپنے اصنام معتقدہ کی اونکی تعظیم وپیشواؤنکے لیے کوئی وعدہ یا
وعید اپنی کتب مذہبی مین لکہا اور بیان کیا تو کیا تمہارے عقیدون اور مذہبی کتابو
بر خلاف لکہا اور کہا ؛ پس جو دلیل عقلی کہ آپ اپنی عقائد ومسائل کتب مذہبی کے
اثبات اور قوم ہنود وغیرہم کے ابطال کے لئے بیان فرماوینگے تو وہی اور ویسی
ہی دلیل عقلی اونکیطرف سے آپ کے مسائل مذکورہ کے ابطال اور اونکے اثبات کے
لئے ازراہ انصاف کہ آپ ہی اپنے دل انصاف منزل مین سوچ لیجئے اور اپنی دلیل
نقلی کو بہی ایسا ہی ہم مقابل اونکے سمجہا فرمائے ؛ چہارم یہہ کہ **قولہ فسودتہ**
خطایا بنی آدم یعنی سیاہ کر دیا اوس حجر اسود کو بنی آدم کے گناہون نے
دیکہو آپ کی یہہ نقلی بات کیسی سراسر برخلاف عقل کے ہے کہ گناہ کرین بنی آدم اور

اونکے گناہوں کے عوض اور اثر سے سیاہ کیا جاوے وہ بیچارہ بے گناہ اور بے گویا
نیا بہشتی پاک پتھر ÷ پس اس مسئلہ نقلیہ کا اثبات کس دلیل قوی عقلی سے آپ اپنے
مخالفین پر ثابت کر سکتے ہین ÷ اگر آپ فرماوین کہ اس مسئلہ نقلیہ کا اثبات فقط نقلیات
سے ہی کرنا وافی وکافی ہے اسمین دلایل عقلیہ کو ہرگز کچہہ دخل نہین اور نہ دخل دینا
چاہئے اقول اگر یہی بات آپکے نزدیک مسلم الثبوت ہے تو پہر آپکو بھی ہمارے
عقائد و مسائل نقلیہ مثلاً کفارہ[1] و صلیب مسیح[2] اور اوسکے ابن اللہ ہونے[3] اور مسئلہ[4]
تثلیث پر جو ہماری کتب دینی یعنی عہد عتیق وجدید سے منقول و مثبت ہین معترض
ہونا اور فقط ہماری دلائل نقلیہ پر اکتفا کر کے اونکے اثبات کے لئے ہمسے استدعا
بطور دلائل عقلیہ کی کرنا سو جب آپ ہی کے قول مفروض مذکورہ حال سے سراسر خلاف
انصاف کے ہے اگر بغور ملاحظہ فرماؤ ورنہ خیر ÷ اب آپکو بنظر اعتقاد مرقومہ بالا یا نے
کے ہمارے کسی مسئلہ اعتقادی پر معترض ہونا ہرگز جائز اور مناسب نہین ہے بلکہ
اگر توفیق خیر تمہاری رفیق ہووے تو تمہین اوسکا تسلیم کرلینا واجب ولازم ہے
پس جب بہ دلائل احادیث معتبرہ مذکورہ اور تقاریر معتمدہ مرقومہ بالا بخوبی ثابت ہوا
کہ محمد صاحب آپکے پیشوا پرلے درجے کے مشرک تھے تو یہہ امر مثمر ہے دو ادر ثمرہ کا کہ جنکا
ذکر شروع اس مختصر مین ہمنے کیا ہے ÷ ثمرہ دوم مشعر ہے اوپر غیر نبی صادق ہونے

محمد صاحب کے ؛ جبکہ یہہ بات سبکو معلوم ہے کہ خداوند تعالے اپنے کلام تاآوحی الی
الانبیا کے موافق ہرگز نہین چاہتا کہ کوئی بشر ہلاکت ابدی مین پہنچے اور شرک سے بڑہ
کوئی گناہ موجب ہلاکت ابدی کا نہین پس وہ خداوند جل جلالہ وحدہ لاشریک
لہ پہر ایسے شخص کو جو معلم شرک کا ہو کسطرح عہدہ نبوت و رسالت پر مقرر
فرماوے گا یہہ بات اوسکی شان صداقت بنیان اور کلام ہدایت انجام
کے سراسر خلاف ہے اور جبکہ تقریر بالا سے معلم شرک اور مشرک ہونا محمد
صاحب کا بدلائل قویہ بخوبی ثابت ہوچکا ہے تو پہر وہ ہرگز رسول برحق من جانب
خدا جل شانہ کا نہین ہوسکتا اور اگر خداوند واحد و لاشریک کو ایسا ہی نبی معلم شرک
مبعوث فرمانا منظور ہوتا تو اپنے کلام مقدس مین مذمت مشرک اور ممانعت شرک
کی کیون فرماتا اور کسی سے خوارق عادات کا ظاہر ہونا ہرگز دلیل اوسکی
نبوت و رسالت کی نہین ہوسکتی چنانچہ کتاب استثنا کے ۱۳ باب سے یہہ بات ظاہر ہے
اور سواے اسکے کئے لوگ ہین کہ جنکے خوارق عادات کے ہم تم سب قائل ہین مگر
اونکی نبوت و رسالت کا ہم تم دونوین سے ایک قبیل ہی قائل نہین ہے ؛ پس
بہر وجہہ محمد صاحب کہ صریح معلم شرک تہے ہرگز نبی برحق نہین ہوسکتے ؛

ثمرہ سوم اونکی شائستہ اور غیر شافع ہونے محمد صاحب کے بروز قیامت

جاننا چاہیے کہ جیسا مشرک کا ہم تم دونون کے نزدیک سوائے جہنم کے اور کوئی جگہ نہیں ہے اور مشرک ہونا محمد صاحب کا بدلائل مرقومہ بہ تمرہ اولیٰ غیر محتاج بیان ہے تو پہر وہ غیرون کی شفاعت کس منہہ سے خداوند تعالیٰ کے حضور میں کرین گے اور کیونکر اونکی شفاعت عند اللہ منظور ہوگی بقول شخصے ٭ پیر خود در ماندہ شفاعت کسی کی کرے ٭ اگرچہ اونہون نے تمہاری خاطرداری اور دلجمعی کے لیے اپنے تئین شافع روز قیامت کا قرار دیا اور اگر محمد صاحب باوجود معلم شرک ہونے کے بہی تمہارے نزدیک شافع مذنبین بروز قیامت خداوند تعالیٰ کے حضور ہو سکتے ہین تو مشرکین عرب و عجم کے مقتدا لوگ بہی باوجود معلم شرک ہونے کے بہی بطور محمد صاحب کے شافع اپنے معتقدین کے ہو سکین گے اگر کوئی وجہہ مرجحہ اون مشرکین کی مقتدایان مذہب کے شافع مذنبین نہونے کی آپ لوگون کے پاس ہو تو بیان فرمائے ٭ ورنہ اپنے تئین بباعث اقتدا محمد صاحب معلم شرک کے ہم معاد دوسرے مشرکین کا یقین کرکے اونکی اقتدا اور اتباع سے دست بردار ہو

زیرِ سایہ جناب ہدایت مآب حضرت مسیح کے آؤ کیونکہ آنحضرت

نے کہ خود بیگناہ ہیں زیر بارانِ گناہ کو باواز بلند پکار کے کہا ہے

کہ اے زیر بارانِ گناہ میرے پاس آؤ کہ میں تم کو آرام دونگا

پس بڑے افسوس و نادانی کی بات اور گمراہی کی دلیل ہے کہ

لوگ داعی خیر کی آواز سنکر اون کے پیچھے نہ چلیں بقول سعدی ع

نگم آن شد کہ دنبالِ داعی نرفت فما علینا الا البلاغ المبین

تمت

رسالہ تحفۃ الاسلام بارشادِ فیض بنیاد جناب ارباب صاحب ... مرتب

بود در اثباتِ اشتراک صاحب لولاک بدلائل آیاتِ قرآنیہ و احادیث

معتبرہ محمدیہ مؤلفہ محبوب مسیح صاحب مدرس اول

درجہ فارسی سینٹ جانس کالج آگرہ مطبع اکبرآباد آگرہ میں

معرفت منشی خادم علی صاحب مہتمم مطبع اکبری کے اہتمام سے

بکتابت منشی کشن لال ... چھپا